سید عطاء المحسن بخاری

تری خرد پہ ہے غالب فرنگیوں کا فسوں

فقیہِ فرنگی کے قارون' کُردِ فرنگی' خاکبازی میں چار چول چوکس 'تشنہ لب' بھوکی نگاہوں والے' اسلام میں ڈھونڈتے پھرتے ہیں فکرِ افلاطوں۔ افلاطون نے عہدِ موسیٰ علیہ السلام میں دینِ موسوی کا انکار کیا اور تم افلاطونیوں نے پندرھویں ہجری میں دینِ محمدی ؐ کا انکار کر دیا مگر تمہارا کمال یہ ہے کہ تم لطیف حیلوں سے انکار کرتے ہو اور کمال در کمال یہ کہ تم اپنے انکار کو بھی اسلامائز کرتے ہو۔

گویا تم شارع ہو (معاذاللہ) اور تمہاری سفاہت کو تسلیم کر لیا جائے اور سفیہانِ پاکستان کو یہ حق دیدیا جائے کہ وہ جب چاہیں اور جو چاہیں اسلام بنا ڈالیں۔ مسلمان اسے مان لیں اور بے چون و چرا مان لیں جیسے تم ان کے مُطاع ہو۔

رائے رکھنے اور اظہار رائے کا یہ کیسا بھونڈا طریقہ ہے کہ مسلمان کہلا کے 'مسلمانوں کا دین اختیار کر کے 'کفار و مشرکین کے رویوں' جذبوں اور سماجی بد اخلاقیوں کو اخلاقِ عالیہ کا نام دیکر خود تو مانتے ہو اس پہ ستم یہ کہ ذرائع ابلاغ (جو پی پی کی دنڈی ہیں) سے اُمتِ مسلمہ پر بھی مسلط کرتے ہو' اس کے حق میں دلائل پیش کرتے ہو اور اس کے خلاف دلائل نہ خود سنتے ہو' نہ اُمتِ مُسلمہ کو سنانے کے مواقع فراہم کرتے ہو۔

اپنی ذاتی محنت و کاوش سے اگر کوئی اللہ کا بندہ یہ طاقت پیدا کر لے تو تمہاری بڑی بُنی ہوئی بلکہ "ترقی" ہوئی تہذیبِ بد اس طاقت کو اشتری حیلوں سے ختم کرنے کی ناپاک کوشش کرتی ہے۔ اس لئے کہ تمہاری تہذیبِ بد اب ملٹی کلچرل موومنٹ بن گئی ہے۔ تم اس مخفی طاقت کو کرش کر کے بڑا تیر مارتے ہو۔ امریکی یہودیوں کو' پاکستانی "یہودیوں" کو' پاکستانی ہندوؤں اور نصرانیوں کو خوش کرتے ہو' ان کی رضا حاصل کر کے میٹھی نیند سوتے ہو اور پروپیگنڈہ کرتے ہو دو قومی نظریے کا۔

تم سے بڑا جھوٹا تو گوئبلز بھی نہ تھا۔ تم نے تو جھوٹ بولنے میں ورلڈ ریکارڈ توڑ دیئے ہیں' تم بہت بڑے کذاب ہو بلکہ "کذابِ اشر" ہو۔ جس بد تہذیبی کو تم نے قبول کیا ہے اور جس کو پراپیگیٹ کر کے تم خبیثان مجمِ اُمتِ مُسلمہ پر مسلط کرتے ہو' کیا یہی دو قومی نظریے کی انتہا ہے؟ اسی لئے تم نے امتِ مسلمہ کو خون دریا عبور کرنے کا نعرہ دیا تھا۔ کیا اسی پاکستان کا مطلب لا الہ الا اللہ تھا؟

گزشتہ دنوں "عالمی شہرت یافتہ" محمود بھٹی نے لاہور میں جس فیشن شو کا اہتمام کیا' وفاقی وزیر احمد مختار اس میں مہمان خصوصی تھے۔ یہ شو لا الہ الا اللہ کا مطلب سمجھانے کیلئے منعقد کیا تھا؛ یہ شو غریبوں کو روٹی' کپڑا' مکان دینے کیلئے سجایا گیا تھا؛ میرٹ پر ملازمتیں دینے کیلئے سنوارا گیا تھا؛ ملک میں خوشحالی' امن' استحکام لانے کیلئے دکھلایا گیا تھا' تُف ہے اس تہذیبِ بد پر اور لعنت ہے اس کے کارندوں پر۔

جناب وزیرِ تجارت! اپنے نام کی ہی لاج رکھ لی ہوتی۔ دین کی لاج صنم ملٹی کلچرل بوتموں نے نہیں رکھی جس کے عالی نام پر آپ اور آپ جیسے سینکڑوں کا نام رکھا جاتا ہے' اسی کی شرم کی ہوتی۔۔ قیامت کے دن کس منہ سے شفاعت کے امیدوار ہوگے؟ شفاعت تو ماننے والوں اور فرمانبرداروں کی ہوگی۔ نہ ماننے والے نافرمانوں' منکروں اور بدکرداروں کی نہیں ہوگی۔ کفریہ اعمال پر دندنانے والوں' گناہوں پر خوش ہونیوالوں' گناہوں میں مگن رہنے والوں' جرائم' معاصی اور خباثتوں کو فروغ دینے والے سماجی بھیڑیوں کی شفاعت نہیں ہوگی

وہ میدان محشر ہوگا' گجرات کا تھانہ نہیں۔ جہاں ایک اشارۂ ابرو پر بد قماشوں' بدمعاشوں' مجرموں' سفلوں اور سیاسی کمینوں رذیلوں کو آپ کے سایہ عاطفت میں پناہ مل جاتی ہے۔ عقل پاس ہے تو اٹھارویں پارے کی سورۃ نور کی آیت 19 پڑھ لو کہ "فحاشی پھیلانے والوں کیلئے دنیا و آخرت میں عذاب اَلیم ہے" اس سے بچو! امتِ مُسلمہ کی پھٹکار' نفرت اور حقارت بھی تو عذاب ہے۔ تم اس حقیقت اور موٹی بات کو کیوں نہیں سمجھتے؟ باز کیوں نہیں آتے؟ اپنے گناہوں کی تو شاید تم معافی بھی مانگ لو اور شاید معافی مل بھی جائے کہ توبہ کا دروازہ ہر کس و ناکس اور حاکم و محکوم کیلئے کھلا ہے۔

اللہ اور بندے کے مابین جو تعلق ہے وہ کسی بھی وقت
ملاں مظفر اور مائیک ٹائی سن جیسوں کو تبدیل کر سکتا ہے لیکن
یہ قومی جرائم، یہ قومی ڈکیتی، حرام کاری، یہ اجتماعی گناہ، یہ
آبرو باختگی، یہ حقوق العباد کا قتل اور یہ سفلہ پن بھلا کیسے
معاف ہوں گے؟ ساری "سروس" کی دولت بھی داؤ پر لگا دو
تو معافی نہیں ملے گی۔ جب تک قوم کو وہ قومی نظریئے پر
واپس نہیں لاؤ گے اور جب تک پاکستان کے مطلب
لاالہ الااللہ کو قوم کے انگ انگ میں نہیں سموؤ گے۔
احمد عقیل، فخر زمان اور اس قبیلے کے سب گستاخ پیرو
جو اس کسی اور مولوی کے معتقد نہ ہوں لیکن مولانا ظفر علی
خان مرحوم کے معتقد اور خوشہ چین تو ہوں گے۔ آپ بھی
اس نام سے آشنا و شناسا ہوں گے۔ انہی کا ایک شعر پڑھ
لیں۔۔

شاید کہ اتر جائے کسی دل میں یہی بات

تہذیب نو کے منہ پر وہ تھپڑ رسید کر
جو اس حرام زادی کا حلیہ بگاڑ دے

پی پی کی حکومت نے تہذیب نو کا حلیہ تو نہیں بگاڑا البتہ
قوم کا حلیہ بگاڑ دیا بلکہ تہذیب اسلامی کا جنازہ نکال دیا ہے۔ نیا
باقیات سے انتقام لیتے لیتے باقیات صالحات سے بھی وہ انتقام
لیا ہے جو شمر نے حسینؓ سے لیا تھا۔ سچ کہا اقبال غیور و جسور
نے۔ نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

اور پی پی کے جیالے تو نئی تہذیب کے متوالے ہیں۔
ان کے گندا ہونے میں کیا شک ہے اور یہ ایسے گندے ہیں
کہ انہوں نے سارا تالاب ہی گندا کر دیا۔

جھلسا دیا ایک ہی "نرگی" نے
پتھر کو، پھول کو، شجر کو

دیدہ ور

یوم پاکستان

لاہور یوم پاکستان پر سیٹھ عابد کا جشن بہار۔ صبح سے رات تک تتلیاں رقص کرتی رہیں۔ جام کھنکتے رہے۔ دس ہزار افراد کا انتظام تھا۔ مگر لاہور کی کریم ڈیڑھ ہزار سے بھی کم نکلی۔ بنچلوں اور منچلیوں کے لیے میوزک گروپ منگوائے گئے۔ پتنگ بازی بھی ہوئی۔ مہمانوں نے مشرق کی روایتی شرم و حیا کو یکسر نظر انداز کر دیا۔ بھکنے والوں کی تعداد پینے والوں سے زیادہ تھی۔ کھانے میں مرغ بریانی۔ تکے کباب۔ دہی بھلے۔ گول گپے۔ آئس کریم اور کولڈ ڈرنکس کا بھی انتظام تھا۔ مہمانوں کے لئے بگھیاں۔ گھوڑے اور اونٹ موجود تھے۔

روزنامہ خبریں ۲۶ مارچ ۱۹۹۵ء

یوم پاکستان پر سیٹھ فاسد (عابد) کا جشن خمار، رقص ابلیس، اشرار.... دین کا تمسخر اڑاتے رہے۔ ابوجہل کی دنیا سجاتے رہے۔ شیطان انسانی روپ کے حیوان تراشتا رہا۔ یہ ساری خرمستیاں یہود ہنود کی دوستی اور تابعداری کا نتیجہ ہیں۔ اور سرمائے کی عفونت کا بھبکا۔ جو دولت غریبوں۔ فقیروں۔ ضعیفوں کے لئے خرچ نہ ہوگی۔ جس دولت کی زکواۃ نہ دی جائے گی۔ اس کی بوئے بد اور اس سے جنم لینے والی خوئے بد سے ایسے ہی خبیث پیدا ہوں گے۔ دولت مند بدبودار ہوتے ہیں۔ ان کے ظاہر پہ جاؤ تو یہ فرنگیانہ رویوں۔ جذبوں کے نمائندہ ہوتے ہیں۔ ان کا باطن کتنا گندا ہوتا ہے؟ یوم پاکستان پر ان کے کرتوتوں سے ظاہر ہے۔ یہ معمار پاکستان نہیں ہیں۔ مسمارِ پاکستان ہیں۔